السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے انسان کو ضرور چاہیے کہ کسی اچھے پرہیز گار عالم کو اپنا پیر بنالے اس کے ہاتھ پر بیعت ہوجائے اور بکر کا خیال ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پیر مقرر کرنے کی پیر تو قرآن وحدیث ہے اسی کو اپنا پیر بنالے کون حق بجانب ہے اور اللہ ورسول کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔کسی شخص کو پیر بنانا اوراس پر بیعت کرنا کسی مسلمان کے لئے بھی ضروری نہیں ہے پیری مریدی کے ضوری ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اور ہندوستان کی موجود پیری مریدی تو مسلمانوں کی اصلاح وتربیت اور : ،دینی ودنیوی سربلند وکامرانی کا ذریعہ بننے کے بجائے بالعموم صدقہ خوری اورنذرانے وصول کرکے غریب مریدوں کی جیبیں خالی کرنے کا ذریعہ اورپیروں کی عیاشی کا کامیاب وسیلہ ہے، حکیم مشرق سراقبال نے سچ فرمایا ہے

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

شہری ہو دہاتی ہو مسلمان ہے سادہ مانند بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن

نذرانہ نہیں سود ہے پیران حرم کا ہر خرقہ ساتوں کے اندر ہے مہاجن

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

اللہ اوراس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان صرف کتاب اللہ اورسنت صیحہ کو اپنے لئے اسوہ بنائے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں، ترکت فیکم امدین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتہ رسولہ (موطا) (محدث دہلی جلد ۸ ص ۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10ص 116

محدث فتویٰ